

پاکستانی مولوی ہوں یا کوئی مذہبی لیڈر ہوں یا دنیاوی طاقتیں ہوں
اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے

یہ لوگ کبھی بھی احمدیت کی ترقی میں روک نہیں بن سکتے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 9 دسمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جن کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوں، جنہوں نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ ہم نے نہیں ماننا، انہیں نہ ہی اللہ تعالیٰ کی تائیدات نظر آتی ہیں نہ ہی نشانات نظر آتے ہیں اور انبیاء کا انکار کرنے والوں کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ نشانات دیکھ کر بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں نشان دکھاؤ۔ ان کے حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ بند کر دیتا ہے پھر وہ سچائی کو پا ہی نہیں سکتے اور بعض اوقات نبی کی تائید میں اللہ تعالیٰ انہیں ہی عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین بھی ایسے تھے جن کو باوجود دیکھنے کے اپنی ڈھٹائی کی وجہ سے کوئی نشان نظر نہیں آتا تھا۔ مثلاً چاند اور سورج گرہن کا نشان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ نشان پورا نہیں ہوا تھا مولوی لوگ جو تھے وہ رورور کر اس حدیث کو پڑھا کرتے تھے اور جب یہ نشان پورا ہوا اور نہ ایک دفعہ بلکہ دو مرتبہ پورا ہوا، پہلی مرتبہ اس ملک میں یعنی ہندوستان میں اور دوسری مرتبہ امریکہ میں تو یہی لوگ جو اس نشان کو مانگتے تھے اپنی بات سے پھر گئے۔ جب یہ نشان پورا ہوا تو ایک مولوی غلام مرضی نام نے خسوف قمر کے وقت اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر یعنی بڑے رنج اور غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب دنیا گمراہ ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیال کرو کیا وہ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر دنیا کا خیر خواہ تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں طاعون کا نشان بھی ہے۔ نہریں نکالے جانے کا نشان بھی ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی ہے۔ نئی آبادیاں ہونے کے نشان بھی ہیں۔ پہاڑ چیرے جانے کے نشان بھی ہیں۔ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت کے نشانات بھی ہیں نئی سواریاں ہیں۔ غرض بہت سے نشان ہیں جو آپ نے بیان فرمائے ہیں، جن کی خبر قرآن کریم میں بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ بجائے نشانات اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھوٹے چھوٹے مضحکہ خیز اعتراض کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ ان کی تو پگڑی ٹیڑھی ہے یہ مسیح موعود کس طرح ہو سکتے ہیں۔ آپ نے معجزے پر معجزہ دکھایا مگر بعض ایسے لوگ آئے جنہوں نے کہا کہ یہ تو قیح طور پر نہیں بول سکتے یہ کہاں سے مسیح موعود ہو سکتے ہیں۔ آپ نے آیت پر آیت دکھائی مگر ایسے لوگ آئے جنہوں نے کہا انہوں نے بیوی کے لئے زیور بنائے ہیں یہ بادام روغن استعمال کرتے ہیں انہیں ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ کئی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آ کر کہتے کوئی نشان دکھائیں تو آپ فرماتے کیا پہلے نشانات سے تم نے کوئی فائدہ اٹھایا۔ جب پہلے ہزاروں نشانات سے تم نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تو کسی اور سے کس طرح اٹھاؤ گے۔ تو ایسے لوگ ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں ان کی یہی قسمت ہے کہ محروم رہیں۔

ایک ایسا زبردست نشان جو ہر روز پورا ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام

فرماتے ہے کہ: رب لا تزرنی فرداً و انت خیر الوارثین یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے۔ دوسری جگہ فرمایا: یا تیک من کل فج عمیق۔ یعنی ہر طرف سے تیرے لئے وہ زر اور سامان جو مہمانوں کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا۔ یا تون من کل فج عمیق۔ اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی آج تک بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ آپ کی جماعت کا ہر روز بڑھنا، مالی قربانی میں لوگوں کا بڑھنا ایک زبردست دلیل ہے آپ کی صداقت کی، اور ایک نشان ہے، لیکن اسے ہی نظر آتا ہے یہ جس کی آنکھ پینا ہو۔ اندھوں کو نظر نہیں آتا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کے حوالے سے جو غلبہ احمدیت اور جماعتی ترقی کے بارے میں بیان کئے ہیں وہ بعض پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے متواتر بتایا کہ جماعت احمدیہ کو بھی ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی پہلے انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑیں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رویا میں دیکھا کہ میں نظام الدین کے گھر میں داخل ہوا ہوں۔ نظام الدین کے معنی ہیں دین کا نظام اور اس رویا کا مطلب یہ ہے کہ آخر احمدیہ جماعت ایک دن نظام الدین بن جائے گی اور دنیا کے اور تمام نظاموں پر غالب آجائے گی انشاء اللہ۔ مگر یہ غلبہ کس طرح ہوگا اس کے متعلق رویا میں آپ فرماتے ہیں کہ ہم اس گھر میں کچھ حسنی طریقے سے داخل ہوں اور کچھ حسینی طریقے پر داخل ہوں گے۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کامیابی حاصل کی وہ صلح سے کی اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کامیابی حاصل کی وہ شہادت سے حاصل کی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ نظام الدین کے مقام پر جماعت پہنچے گی تو سہی مگر کچھ صلح محبت اور پیار سے اور کچھ شہادتوں اور قربانیوں کے ذریعہ۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ بغیر صلح اور محبت اور پیار کے یہ سلسلہ ترقی کرے گا تو وہ بھی غلطی کرتا ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ بغیر قربانیوں اور شہادتوں کے یہ سلسلہ ترقی کرے گا تو وہ بھی غلطی کرتا ہے۔ ہمیں کبھی صلح اور آشتی کی طرف جانا پڑے گا اور کبھی حسینی طریق اختیار کرنا پڑے گا جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے دشمن کے سامنے مرجانا ہے مگر اس کی بات نہیں ماننی اور ان دونوں باتوں کا نمونہ آج افراد جماعت دکھا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں جب کہ آپ کے ساتھ ایک بھی آدمی نہ تھا فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام دنیا کی اس طرح رہ جائیں گیں جس طرح آج کل پرانی خانہ بدوش قومیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم جو روز اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نئے سے نئے نظارے دیکھتے ہیں انشاء اللہ وہ دن بھی ضرور آئے گا جب یہ نظارے بھی نظر آئیں گے کہ دوسرے لوگ دوسری قومیں بالکل معمولی حیثیت کی ہوں گی لیکن ہمیں اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں کے اندر بھی دین کی روح پھونکنے کی ضرورت ہے جس سے ہمیں اللہ تعالیٰ یہ نظارے دکھائے۔ جہاں تائیدات ہوں وہاں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں اور ہمیشہ سے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ اس طرح ہوتا ہے لیکن یہ مخالفتیں خوفزدہ نہیں کرتیں بلکہ ایمان کو مضبوط کرتی ہیں، ایمان میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ فرمایا چند دن ہوئے ربوہ میں تحریک جدید کے دفاتر اور ضیاء الاسلام پریس پر حکومت کے پولیس کے خاص ادارے نے ریڈ کی اور دو مریبان اور کچھ کارکنان کو پکڑ کر لے گئے۔ اس پر ربوہ سے بعض لوگوں نے مجھے خط لکھا جن میں عورتیں بھی شامل ہیں کہ ہم ان باتوں سے ڈرنے والے نہیں بلکہ ہمارے ایمان مضبوط ہیں اور ہمیشہ ہوتے ہیں یہ واقعہ دیکھ کر اور ہم ہر مشکل کا مقابلہ کریں گے اور قربانی دیں گے۔ حضور انور نے فرمایا یہی وہ روح ہے جو مومن میں ہونی چاہئے۔ یہی وہ باتیں ہیں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کرنی پڑیں گی اللہ تعالیٰ کے وعدے اور بیشمار تائیدات کے نظارے، ہم دیکھتے ہیں یقیناً آخری فتح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے۔ مخالفتیں تو ہوتی ہیں اور ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ملک کو ان مولویوں سے بچائے جو حقیقی ٹیررسٹ ہیں جنہوں نے ملک میں فساد پھیلایا ہوا ہے اور کوئی بھی جان ان لوگوں سے محفوظ نہیں ہے۔ باقی

جہاں تک قربانیاں ہیں وہ احمدی دیتے دیتے رہیں گے اور ان قربانیوں کو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ جلد پھل لگائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: الجیر یا میں بھی حکومت کی طرف سے احمدیوں پر بڑا ظلم ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی محفوظ رکھے اور ان کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔ وہاں کی حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ بھی ان احمدیوں کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں جو پُر امن اور قانون کے پابند ہیں الزام لگایا جاتا ہے کہ احمدی حکومت کے خلاف سازش کر رہے ہیں یا فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں حالانکہ دنیا میں کسی بھی جگہ کوئی بھی احمدی کبھی ملکی قانون سے لڑنے والا نہیں اور حکومت سے لڑنے والا نہیں بلکہ ہم تو امن پیارا اور محبت پھیلانے والے ہیں ہاں اس کی خاطر قربانیاں بھی دینی پڑیں تو دیں گے انشاء اللہ۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ داروں کی طرف سے ہونے والی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ تیرے سوا اس خاندان کی نسلیں منقطع ہو جائیں گی مخالفتیں ہوں گی سب کچھ ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تسلی دی اور فرمایا کہ نسل جو ہے تجھ سے ہی جاری ہوگی اور باقی سب منقطع ہو جائیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب اس خاندان میں سے وہی لوگ باقی ہیں جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور باقی سب کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا اس وقت اس خاندان میں ستر کے قریب مرد تھے لیکن اب سوائے ان کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی و روحانی اولاد ہیں ان ستر میں سے ایک کی بھی اولاد نہیں ہے حالانکہ انہوں نے حضرت صاحب کا نام مٹانے میں جس قدر ان سے ہوسکا کوششیں کیں اور اپنی طرف سے پورا زور لگایا اور نتیجہ کیا ہوا یہی کہ وہ خود مٹ گئے اور ان کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

پھر تائی صاحب کی بیعت کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ بعض پیشگوئیاں اور نشانات بظاہر گوجھوٹے ہیں لیکن ان کی کیفیت پر غور کرنے والوں کے لئے ان میں کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن سے ایمان میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ ”تائی آئی“ یہ تائی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی کی بیوی۔ ان الفاظ سے یہ مراد تھی کہ آپ اس وقت بیعت کریں گی جس وقت بیعت لینے والے سے ان کا تعلق تائی کا ہوگا۔ اگر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنی ہوتی تو الہام کے یہ الفاظ ہوتے بھادج آئی۔ اگر حضرت خلیفہ اول کے عہد میں بیعت ہوتی تو یہ ہونا چاہئے کہ مسیح موعود کے خاندان کی ایک عورت آئی۔ مگر تائی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا لڑکا جب آپ کا خلیفہ ہوگا تو اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گی کیونکہ اگر آپ کی اولاد سے کسی نے خلیفہ نہیں ہونا تھا تو تائی کا لفظ فضول تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں اول یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہوں گی تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی اپنی عمر اس وقت ستر سال کے قریب تھی ایک ایسی عورت کے متعلق پیشگوئی کرتے ہیں جو اس وقت بھی عمر میں ان سے بڑی تھیں کہ وہ زندہ رہے گی اور آپ کی اولاد سے خلیفہ ہوگا جس کی بیعت میں وہ شامل ہوگی۔ اتنی لمبی عمر کا ملنا بہت بڑی بات ہے۔ انسانی دماغ کسی جوان کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یہ تائی فوت ہوئی تھیں غالباً 1927ء میں، چہ جائیکہ بوڑھے کے متعلق کہا جائے۔ پس یہ ایک بہت بڑا نشان ہے گویا ان کا بیعت کرنا اور میرے زمانے میں کرنا پھر حضرت مسیح موعود کے بیٹوں میں سے خلیفہ ہونا کئی ایک پیشگوئیاں ہیں جو دو لفظوں میں بیان ہوئی ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ تائی جب احمدی ہوئیں اس کے بعد انہوں نے وصیت بھی کی۔ آپ بھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دہلی کا سفر کے واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں بہت چھوٹا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لائے۔ آپ یہاں کے اولیاء اللہ کے مزاروں پر گئے اور بہت دیر تک لمبی دعائیں کیں اور فرمایا میں اس لئے

دعا کرتا ہوں کہ ان بزرگوں کی روحیں جوش میں آئیں تا ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کی نسلیں اس نور کی شناخت سے محروم رہ جائیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور فرمایا کہ یقیناً ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل کو کھول دے گا اور وہ حق کو قبول کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ میں گو اس وقت چھوٹا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کا اثر اب تک میرے دل پر باقی ہے حضور انور نے فرمایا: پس آج بھی دہلی جماعت کا فرض ہے کہ حکمت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو پہنچائیں۔ اب ماشاء اللہ نمائشوں وغیرہ کے ذریعہ سے تبلیغ میں کافی تیزی آئی لیکن مسلمانوں کی طرف سے مخالفت بھی ہے اس لئے ان میں بھی یہ پیغام پہنچانے کی بہت ضرورت ہے اور ان سب چیزوں کے ساتھ سب سے اہم بات جو ہے وہ دعا ہے اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف میں دیکھا کہ ایک نالی بہت لمبی کھدی ہوئی ہے اور اس کے اوپر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ میں چھری لئے ہوئے تیار ہے اور آسمان کی طرف اس کی نظر ہے جیسے حکم کا انتظار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اس وقت اس مقام پر ٹھہل رہا ہوں۔ ان کے نزدیک جا کر میں نے کہا: قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم۔

انہوں نے اسی وقت چھریاں پھیر دیں جب وہ بھیڑیں تڑپیں تو چھری پھیرنے والوں نے کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ گوں کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ ان ایام میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ان ایام میں ستر ہزار آدمی ہیضے سے مرا تھا۔ پس اگر کوئی توجہ نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے اس کے کام رُک نہیں سکتے وہ ہو کر رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح ناصر کے تین سو سال بعد عیسائیت کو ترقی نصیب ہوئی تھی لیکن ہمارے حالات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصر کے زمانے سے بہت پہلے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ پاکستانی مولوی ہوں یا کوئی مذہبی لیڈر ہوں یا دنیاوی طاقتیں ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ بھیڑوں جیسے لوگ ہیں اور یہ لوگ کبھی بھی احمدیت کی ترقی میں روک نہیں بن سکتے لیکن اس کے لئے صرف ہم اپنے مبلغوں پر انحصار نہیں کر سکتے کہ وہ تبلیغ کریں اور احمدیت کو پھیلائیں اگر اس ترقی کا حصہ بننا ہے اور ہمیں بننا چاہئے تو ہمیں بھی اپنی دعاؤں کی طرف توجہ پھیرنی ہوگی اپنی روحانیت کو بڑھانا ہوگا تعلق باللہ کو بڑھانا ہوگا اور یہی چیزیں ہیں جو احمدیت کی مخالفت کو بھی ختم کریں گی اور احمدیت کی ترقی میں بھی ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ حصہ دار بنانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو کرم سو فی ظفر احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کا ہے 8 نومبر کو ہارٹ اٹیک سے ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے ان کے کوائف بیان فرمائے اور اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

.....☆.....☆.....☆.....

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 9 December 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To

.....

.....

.....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB